Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — ٹیلیفون نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم ہفتہ — قیمت ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ — ۹ ذوالحجہ ۱۳۹۸ھ ۱۱ نبوت ۱۳۵۷ ہش ۱۱ نومبر ۱۹۷۸ء — نمبر ۲۵۸

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

قربانی کا گوشت اور خون نہیں بلکہ دل کا تقویٰ اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے

یہ قربانیاں لُب نہیں پوست ہیں رُوح نہیں بلکہ جسم کی حیثیت رکھتی ہیں

ارشادِ باری تعالیٰ

لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی (الحج:۳۸)

ترجمہ:۔ (یاد رکھو کہ) ان قربانیوں کے گوشت اور خون ہرگز اللہ (تعالیٰ) تک نہیں پہنچتے لیکن تمہارے دل کا تقویٰ اللہ (تعالیٰ) تک پہنچتا ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِہٖ فِیْ یَوْمِنَا ھٰذَا اَنْ نُّصَلِّیَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ (بخاری)

ترجمہ:۔ پہلا کام جو (عید الاضحیٰ کے دن) کریں یہ ہے کہ نمازِ عید پڑھیں اور اس کے بعد لوٹ کر قربانی کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"یہ قربانیاں لُب نہیں پوست ہیں۔ رُوح نہیں جسم ہیں۔ اِس سہولت اور آرام کے زمانہ میں ہنسی خوشی سے عید ہوتی ہے اور عید کی انتہا ہنسی خوشی اور قسم قسم کے تعیّشات قرار دیئے گئے ہیں۔۔۔۔ ہر قسم کے کھیل کود اور لہو و لعب کا نام عید سمجھا گیا ہے مگر افسوس ہے کہ حقیقت کی طرف مطلق توجہ نہیں کی جاتی۔۔۔۔ سوچ کر بتاؤ کہ عید کی وجہ سے کس قدر ہیں جو اپنے تزکیۂ نفس اور تصفیۂ قلب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور رُوحانیت سے حصہ لیتے ہیں۔۔۔۔ یہ عید جس کو بڑی عید کہتے ہیں ایک عظیم الشان حقیقت اپنے اندر رکھتی ہے جس پر افسوس ہے کہ توجہ نہیں کی گئی۔ خدا تعالیٰ نے جس کے رحم کا ظہور کئی طرح پر ہوتا ہے اُمّتِ محمدیّہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایک یہ بڑا بھاری رحم کیا ہے کہ اَور اُمّتوں میں جس قدر باتیں پوست اور قشر کے رنگ میں تھیں انکی حقیقت اس اُمّتِ مرحومہ نے دکھلائی ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۲، صفحہ ۳۳)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۱ر نومبر۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ربوہ ۱۰ر نومبر۔ آج جامع مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں سورۂ جمعہ کی ابتدائی دو آیات یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ۔۔۔۔ یُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ کی پُر معارف تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اِن آیات میں تین بنیادی اور متوازی چلنے والی چیزوں کا ذکر کیا ہے پہلے یہ اعلان فرمایا کہ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز خدا کی تسبیح اور پاکیزگی بیان کر رہی ہے اور پھر عاجز انسانوں کو یہ سمجھایا ہے کہ اس عالمین کی ہر چیز میں خدائے واحد و یگانہ کے جلوے اور اُسی کی بادشاہت نظر آتی ہے۔ چونکہ خدائی صفات کے جلوے غیر محدود ہیں اِس لئے اس کی بنائی ہوئی کسی چیز کی صفات کو بھی گننا ممکن نہیں ہے۔ دُنیا کی ہر چیز ظاہر کر رہی ہے کہ ہمارا خدا اس کا حقیقی مالک ہے اور وہ قدوس، عزیز اور حکیم ہے اس کی بنائی ہوئی کوئی چیز بھی اپنے اندر بد اثر نہیں رکھتی یہ اور بات ہے کہ انسان اس کے غلط استعمال سے نقصان اُٹھالے۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا ذکر کرکے بتایا کہ انسان کی پیدائش بھی انہی خدائی صفات کو ظاہر کر رہی ہے چنانچہ ان صفات کے مظہر اتم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کی جسمانی اور روحانی زندگی قیامت تک ممتد ہے آپؐ کی بعثت سے قبل مبعوث ہونے والے انبیاء بھی آپؐ سے ہی فیض حاصل کرکے ان خدائی صفات کے مظہر بنے تھے اِس سلسلہ جس کا اِن آیات میں ذکر کیا گیا ہے وہ قرآن کریم کی کامل شریعت ہے جس پر چل کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان خدائی صفات کے مظہر اتم بنے اور اِس طرح یہ ثابت ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کے قول اور فعل میں کوئی تضاد نہیں ہے جس طرح دُنیا کی ہر چیز یہ ثابت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مالک۔ قدوس۔ عزیز اور حکیم ہے اسی طرح قرآن کریم کی تعلیم پر چل کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات بھی ان صفات کی مظہر اتم بن گئی اور قیامت تک ہر انسان آپؐ کے اُسوہ کو اختیار کرکے اپنے اپنے ظرف کے مطابق ان خدائی صفات کا مظہر بن سکتا ہے۔ غرض اِن آیات میں (باقی صفحہ ۶ پر)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۹ر ذوالحجہ ۱۳۹۸ھ
۱۱ر نبوت ۱۳۵۷ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیدالاضحیہ کا زمانہ اور اس کی عظمت و اہمیت

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے پورے گھرانے نے اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کی راہ میں جو عظیم قربانیاں دیں ان کی یاد کو تازہ کرنے اور ہمیشہ تازہ رکھنے کی غرض سے عیدالاضحیہ منائی جاتی ہے۔ یہ عید از اول تا آخر قربانیوں سے ہی عبارت ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کی راہ میں قربانیاں پیش کرنے کے عہد کی تجدید اور عزم بالجزم کے بغیر کسی کو بھی عید کے روز خوشی منانے کا استحقاق حاصل نہیں ہوتا۔ اس تجدید عہد اور عزم بالجزم کی علامت کے طور پر اس روز جانوروں کی قربانی کا حکم دیا گیا ہے۔

عیدالاضحیہ کی اس غرض و غایت اور اہمیت کی روشنی میں اگر دیکھا جائے تو ماموریں الٰہی اور ان کے خلفاء کا زمانہ ایک رنگ میں عیدالاضحیہ کا زمانہ ہوتا ہے اس لئے کہ ماموریں الٰہی اور ان کے متبعین اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کی راہ میں مسلسل قربانیاں پیش کر رہے ہوتے ہیں اور ان قربانیوں کی وجہ سے ہر دن جو ان پر طلوع ہوتا ہے وہ اُن کے لئے روزِ عید ہی ہوتا ہے۔ ہر طرف سے اُن پر پتھر برس رہے ہوتے ہیں، گالیوں کی بوچھاڑ ہو رہی ہوتی ہے، جان و مال پر حملے ہر روز کا معمول ہوتے ہیں، تحقیر و تذلیل اور دل آزاری کا سلسلہ مسلسل جاری رہتا ہے۔ ان پتھروں، گالیوں، جان و مال پر حملوں، تحقیر و تذلیل اور دل آزاریوں کو وہ بر رنگ انعام دیکھتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں کہ ان کا آسمانی آقا انہیں دین کی خاطر قربانیاں پیش کرنے کی توفیق سے نواز رہا ہے۔ وہ ان ابتلاؤں اور آزمائشوں اور ان مصیبتوں اور تکالیف پر کبیدہ خاطر نہیں ہوتے بلکہ اسے وہ اپنی بہت بڑی خوش نصیبی تصور کرتے ہیں اور اس بناء پر خوشی منانے میں ہی مگن رہتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ قربانی کے بغیر انعام نہیں ملتا، ہماری یہ قربانیاں بالآخر رنگ لائیں گی اور اللہ تعالیٰ ہمیں غلبہ حق کی شکل میں حقیقی عید منانے کے انعام سے نوازے گا۔

پھر وہ یہ بھی جانتے ہیں اور انہیں اس امر کی بھی معرفت حاصل ہوتی ہے کہ ماموریں الٰہی اور ان پر ایمان لانے والے اور ان کی ابتدائی نسلیں قربانیاں کرتی ہیں اور ان قربانیوں کا پھل بعد میں آنے والی نسلوں کو ملتا ہے اور یہ پھل بعد میں آنے والی نسلوں کو مل نہیں سکتا جب تک کہ ابتدائی نسلیں قربانیاں پیش نہ کریں۔ اس لئے وہ ہنسی خوشی قربانیاں پیش کرتی چلی جاتی ہیں۔ اس دنیا میں قربانیاں پیش کرنے کی توفیق پالا ہی ان کا سب سے بڑا انعام ہوتا ہے اور قربانیاں پیش کرنے میں ہی ان کی تمام تر خوشی اور راحت مضمر ہوتی ہے۔ جو تکلیفیں، اذیتیں اور ذلتیں انہیں اٹھانا پڑتی ہیں اور مال و جان اور جذبات کی جو قربانیاں انہیں دینا پڑتی ہیں وہ انہیں خوشی سے معمور کرنے کا موجب بنتی ہیں اور اسی لئے ان کے دن اور رات عیدالاضحیٰ منانے میں ہی گزر رہے ہوتے ہیں۔ دوسروں کے لئے تو عیدالاضحیٰ سال میں ایک دن ہی آتی ہے لیکن ان کے لئے ہر سال کے ۳۶۵ دن تین سو پینسٹھ عیدوں کے مترادف ہوتے ہیں۔

تاریخ اس امر پر گواہ ہے کہ ہر ماموریں اللہ کے متبعین کو ابتداء میں عیدالاضحیٰ کے ایک طویل زمانہ میں سے گزرنا پڑا اور اس زمانہ کو انہوں نے تکالیف اور اذیتوں کے باوجود ہنسی خوشی گزارا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (جنہیں اس آخری زمانہ میں احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث کیا گیا ہے) کے متبعین کی حیثیت میں ہم بھی فی زمانہ عیدالاضحیٰ کے زمانہ میں سے گزر رہے ہیں۔ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ نے دین کی راہ میں پیش آنے والی مصیبتوں، دکھوں، گالیوں اور ذلتوں کو عیدالاضحیٰ کا حامل بنایا ہے اور اسی میں ہمارے لئے خوشی و راحت کا سامان بہم پہنچایا ہے۔ بعد میں آنے والی نسلوں کے لئے ہماری قربانیوں کے نتیجہ میں عیدالفطر کا زمانہ دیکھنا مقدر ہے۔ ہم درخت لگا رہے ہیں پھل اگلی نسلیں کھائیں گی۔

چنانچہ سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۶ر مارچ ۱۹۳۵ء کو خطبہ عیدالاضحیٰ میں عیدالاضحیٰ کے موجودہ زمانہ کی عظمت و اہمیت پر روشنی ڈالتے اور اس کی قدر کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا تھا:-

"بے شک اللہ تعالیٰ نے دنیا کو ہمارا غلام بنا دیا ہے مگر یہ بعد کے زمانہ میں آنے والے دیکھیں گے۔ وہ زمانہ آنے والا ہے کہ جب وہ لوگ جو تختوں پر بیٹھے ہوں گے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام آتے ہی مؤدب کھڑے ہو جایا کریں گے۔ اُس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلاموں کے آگے آجکل کے بڑے بڑے لوگوں کی اولادیں جوتیاں رکھنا باعثِ فخر سمجھیں گی مگر ہم نے (اس زمانہ میں جو ہمارے لئے عیدالاضحیٰ کا زمانہ ہے) کیا لیا سوائے گالیوں اور پتھروں کے۔ ہماری زندگیاں اسی میں گزریں گی اور بادشاہتیں انہیں ملیں گی جو ان گالیوں کی لذت سے آشنا نہ ہوں گے۔ ہمارے لئے مقدر بھی یہی ہے اور ہم چاہتے بھی یہی ہیں۔ ہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں خود بخود کچھ مل جائے تو اور بات ہے مگر ہم چاہتے یہی ہیں کہ ہماری عمریں مخالفتیں اٹھانے اور گالیاں کھانے میں ہی گزریں کیونکہ ان میں جو لذت اور سرور ہے وہ بادشاہتوں میں نہیں۔ یہی وہ انعام ہے جو انبیاء اور رسولوں کو ملا اور یہی ہم اپنے لئے چاہتے ہیں۔ یہی وہ عید ہے جو آج (اس زمانہ میں) منائی جا رہی ہے۔

بقر عید نبیوں کے زمانہ کی عید ہوا کرتی ہے اور چھوٹی عید نبیوں کے بعد کے زمانہ کی۔ چھوٹی عید کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اب بھوک کا زمانہ گزر گیا لیکن اس عید (یعنی عیدالاضحیٰ) کا مطلب یہ ہے کہ آؤ قربانی کریں۔ اس لئے یہ عید انبیاء اور خلفاء کے زمانہ کی عید ہے اور چھوٹی عید انبیاء کے بعد کے زمانہ کی ہوتی ہے۔ بڑی عید یہی ہے جو قربانیوں اور تکالیف کی ہے، وہ چھوٹی ہے جس میں بادشاہتیں اور حکومتیں ملتی ہیں۔ خدا کے انعام کا دوسرا نام قربانی ہے۔ ہمارے لئے تختِ حکومت سُولی کا تختہ ہے۔ وہی ہماری حکومت ہے اور وہ تمام تکالیف جو ہمیں دی جاتی ہیں انہیں میں ہمارے لئے فخر ہے۔ ہم اگر اس کے خلاف آواز بلند کرتے ہیں تو اپنے لئے نہیں بلکہ دوسروں کے لئے کرتے ہیں۔ اگر ہم مخالفوں سے کہتے ہیں کہ گالیاں مت دو تو اس لئے کہ ان کے اخلاق نہ بگڑ جائیں اور اگر حکومت کو متوجہ کرتے ہیں تو اس لئے کہ حکومت خدا کی نظروں میں مغضوب ہو کر تباہ نہ ہو جائے ورنہ ہم تو لذت اسی میں (یعنی دکھوں، تکلیفوں اور قربانیوں میں) محسوس کرتے ہیں۔ اور مومن کی عید اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے۔ ......

...... ہر مومن جو دین کے لئے فدا ہوتا ہے وہ عید دیکھتا ہے۔ یہی عیدالضحیہ ہوتی ہے۔ یہی انبیاء کے زمانہ کا نشان ہے اور اسی کے لئے ہمیں پیدا کیا گیا ہے۔" (الفضل ۴ر اپریل ۱۹۳۵ء بحوالہ خطبات محمودؓ جلد دوم صفحہ ۱۸۲ شائع کردہ فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اس بصیرت افروز خطبہ میں عیدالاضحیہ کے موجودہ زمانہ کی عظمت و اہمیت ذہن نشین کرانے کے علاوہ اس کی قدر کرنے اور ایسا رفیع الشان زمانہ میسر آنے پر خوش ہونے اور خوشی منانے کی تلقین کرتے ہوئے مزید فرمایا:-

"قدر کرو ان ابتلاؤں کی اور تکالیف کی جو تم پر آتی ہیں کیونکہ ہر ایک قربانی اور ابتلاء تمہارے درجہ کو بڑھاتا اور تمہیں خدا کے قریب کرتا ہے۔ یہ دکھ اور تکالیف تمہیں مایوس نہ کریں کیونکہ عید کے دن کوئی مایوس نہیں ہوا کرتا۔ عید خوشی کا نام ہے۔ جن لوگوں کو اپنی قوم سے محبت ہوتی ہے وہ کبھی قربانیوں پر رنج نہیں کیا کرتے

....

پس اے دوستو! لوگوں کے لئے تو سال میں ایک عید ہوتی ہے لیکن تمہارے لئے سال میں تین سو ساٹھ عیدیں ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں داخل ہو کر تمہارے لئے ہر روز عید ہے۔ پس خوش ہو جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں قربانی کے لئے چنا ہے اس لئے ان مصیبتوں، تکلیفوں، اذیتوں اور آفات کی قدر کرو کہ یہ رتبہ بڑھانے والی چیزیں ہیں۔" (ایضاً صفحہ ۱۸۳ اور صفحہ ۱۸۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فریضۂ حج کی فلاسفی:

عالمی اخوّتِ اسلامیہ کا ایمان افروز اجتماع

مکرم شیخ نور احمد منیرؔ۔ استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ

اسلام کے پانچ ارکان مقاصد عظیمہ اور فوائد جلیلہ پر مشتمل ہیں۔ یہ ارکان بنیادی طور پر حبّ اللہ اور حبّ الرسول۔ اخلاق فاضلہ، تزکیۂ نفس، غریب پروری اور اسلام کے اقتصادی نظام کے ایسے توازن کے حامل ہیں جس سے معاشرہ کے حالات خوشگوار ہوں۔ فریضۂ حج میں عملی طور پر اسلامی اخوت اور مساوات کا عظیم سبق دیا گیا ہے جس سے مقصد رنگ و نسل اور قومیت کے امتیاز کو ختم کرنا ہے۔

حج کے معنے ازروئے لغت کسی مقام کے قصد کرنے کے ہیں مگر شرعی اصطلاح میں اس کے معنے مناسکِ حج کی ادائیگی کے لئے بیت اللہ کا قصد کرنا ہے اور مکہ معظمہ میں بیت اللہ کا طواف کرنا اور مقررہ احکام و آداب بجا لانا ہے۔

قرآن مجید میں حج کی فرضیت کے متعلق آتا ہے:۔

"وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝" (آل عمران: ۹)

اور لوگوں پر اللہ کے لئے اس گھر کا حج کرنا فرض ہے اس پر جو اس تک راہ پا سکے اور جس نے اس فریضہ کی ادائیگی سے انکار کیا تو اللہ تعالیٰ لوگوں سے بے نیاز ہے۔

استطاعت کا مفہوم فقہاء اسلام نے یہ بیان کیا ہے کہ

(۱) جسمانی صحت اچھی ہو تاکہ فریضہ حج کی ادائیگی اور مناسکِ حج کی تکمیل کا حق ہو سکے اور جو طویل سفر کی مشقت میں حارج نہ ہو اور سفر کی صعوبتوں کو برداشت کر سکے

(۲) سفرِ حج میں اس کی جان کو خطرہ نہ ہو اور اس کے لئے راستہ اور حالات پُرامن اور خوشگوار ہوں۔

(۳) فریضۂ حج کی ادائیگی کے لئے اس کے پاس آمد و رفت کے جملہ اخراجات ہوں اور اپنے اہل و عیال کے لئے اخراجات بھی چھوڑ کر جائے تاکہ وہ کسی پر بوجھ نہ ہوں۔

(۴) حج کی نیت کرنے والا ہر قسم کی پابندی سے آزاد ہو اور اس کیلئے حکومتی سطح پر کوئی روک نہ ہو اور ہر قسم کے حالات سے آزاد ہو۔ آج کل کے لحاظ سے اس کو زرِ مبادلہ جائز طریقوں سے مل جائے۔ ذریعہ سفر میسر ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فریضۂ حج کو اسلام کی بنیاد قرار دیا ہے اور اس کو اسلام کے ارکان خمسہ میں شمار کیا ہے چنانچہ فرمایا:۔

"یا ایھا الناس ان اللہ قد فرض علیکم الحج فحجوا"

اے لوگو اللہ نے تم پر حج فرض کیا ہے لہٰذا تم حج کرو۔

صحیح مسلم میں مذکور ہے:۔

"الحج المبرور لیس لہ جزاء الا الجنۃ"

مقبول حج کا بدلہ جنت ہے

ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ جو باوجود استطاعت کے حج نہیں کرتا وہ یہودی اور عیسائی کی موت مرتا ہے یعنی اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے

(۲)

فریضۂ حج کے جملہ احکام، مناسک۔ آداب اور کوائف کو دیکھا جائے اور بنظرِ غائر ان کا مطالعہ کیا جائے تو حج کا فلسفہ فوراً ذہن نشین ہو جاتا ہے اسلام کا یہ رکن عظیم فلسفہ اور حکمت کو لئے ہوئے ہے جس کا تعلق انفرادی اصلاح اور تربیت نفس سے ہے اور عالم اسلام کی اجتماعی ترقی و بہبودی سے ہے اور یہ رکن اپنی امتیازی خصوصیات کی وجہ سے مشرق و مغرب کے مسلمانوں کیلئے ہر قسم کی ترقی اور خیر و برکت کا باعث ہے اور ان کے اخلاقی معیار کو بلند کرتا ہے

(۱) فریضۂ حج عشقِ الٰہی کا عملی صورت میں اظہار ہے۔ عشق کا تقاضا ہے کہ عاشق اور محبّ اپنے محبوب کی خاطر اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر منزلِ مقصود پر پہنچ جائے۔ ایک مسلمان اپنے رب کے حکم سے بیت اللہ کی زیارت کے لئے جاتا ہے اور وہاں مناسکِ حج اخلاص اور نیک نیتی سے ادا کرتا ہے۔ کعبہ کا طواف، حجر اسود کو بوسہ دینا یا دیکھنا۔ صفا و مروہ پہاڑیوں کے درمیان دوڑنا۔ منیٰ۔ مزدلفہ اور عرفات کے بے آب و گیاہ میدانوں میں خدا تعالیٰ کے حضور سربسجود ہونا۔ یہ سب عشقِ الٰہی کے مظاہر ہیں۔

(۲) حج انسان کے اندر غیر معمولی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ والہانہ عقیدت و محبت پیدا کرتا ہے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مولد و مدفن کو دیکھتا ہے وہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے مختلف مقامات کو دیکھتا ہے غارِ حرا اور غارِ ثور جیسے تاریخی مقامات کا مشاہدہ کرتا ہے جہاں سے اسلام کا غلغلہ بلند ہوا اور جہاں پر قرآن کریم کا نزول ہوا جس مقام پر آپ توحید کی تبلیغ کرتے رہے۔

ہر راہ کو دیکھا ہے محبت کی نظر سے
شاید کہ وہ گزرے ہوں اسی راہ گزر سے

ایک مومن کی قلبی خواہش اور حسرت پوری ہو جاتی ہے جبکہ وہ تاریخی مقامات کو دیکھتا ہے اور ان مقامات پر اس کے ہاتھ دعا کے لئے اٹھتے ہیں اور اس کی آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں۔ نفسیاتی لحاظ سے یہ صورت حال اور ان مقامات بالا کی زیارتیں اس پر اثر انداز ہوتی ہیں اور وہ اپنے اندر نمایاں تبدیلی محسوس کرتا ہے۔ کیسا ہی مبارک اور ایمان افروز یہ منظر ہے جبکہ ایک مسلمان اس فریضۂ حج کی ادائیگی سے اپنے عشق و محبت کا اظہار کرتا ہے۔ وَذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ۔

خدا تعالیٰ ہر مسلمان کو اس کی توفیق دے۔ آمین!

(۳) فریضہ حج میں یہ بتلانا مقصود ہے کہ مسلمانوں کا مرکز مکہ معظمہ ہے۔ مرکزیت میں ہی برکات ہیں اور اس کے ذریعہ سے قوت اور طاقت کا حصول ہے قرآن کریم نے اس حکمت کا ذکر یوں فرمایا ہے:۔

"اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِىْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝"

یہ آیت قرآنی معرکۃ الآراء ہے اور اس کا بنیادی نقطہ ہی یہ ہے کہ فرزندان اسلام کو بتایا جائے کہ ہر قسم کی برکت کا حصول مکہ معظمہ میں نازل شدہ تعلیم پر عمل کرنے سے ہے اور ان کا مرکز مکہ معظمہ ہے اور اس مبارک مقام کی قندیل اور شمع عالمی ہدایت کا باعث ہے ہر ملک اور علاقہ کے فرزندان اسلام جو رنگ و نسل اور زبان و قومیت کے لحاظ سے الگ رکھتے ہیں وہ "اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ" کے مطابق سب اخوت اسلامیہ کی لڑی میں پروئے ہوتے ہیں اور فریضۂ حج کی ادائیگی میں وہ یہاں سب اکٹھے ہوتے ہیں۔ اکناف عالم سے حجاج ایک جگہ اکٹھے ہو کر اخوت اسلامیہ کا عملی رنگ میں مظاہرہ کرتے ہیں۔ اسلام کی اس امتیازی خوبی اور عالمی اخوت کا احیاء ہر سال ہوتا ہے اور اس میں تجدید ہوتی رہتی ہے۔ احیاء۔ تجدید اور تکرار اس اخوت کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے میں ممد ہیں۔ اس سے کالے اور گورے کی تمیز ختم ہو جاتی ہے اور قومیت کا فتنہ ختم ہو جاتا ہے۔ آج دنیا میں رنگ و نسل کے امتیاز نے ایک خطرناک زہریلے اژدہا کی صورت اختیار کر لی ہے جس میں باہمی نفرت و کدورت پیدا ہو گئی ہے اور محبت و الفت ختم ہو چکی ہے۔ مگر اسلام نے فریضۂ حج میں مسلمانوں کی داخلی اور خارجی قوت کو مضبوط کرنے کے لئے یہ حکمت رکھی ہے ڈاکٹر ہٹی نے اسلام کی اس خوبی کا ذکر فریضہ حج کی فلاسفی تحریر کرتے ہوئے یوں کیا ہے:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"قد ادرك الاسلام
نجاحا لم يتفق لدين
آخر من اديان العالم
في القضاء على خوارق
الجنس واللون و
القومية"
(تاریخ العرب)

یعنی اس امر میں جب کامیابی اسلام کو ہوئی ہے اور کسی مذہب کو نہیں ہوئی جس کے ذریعہ رنگ و نسل اور قوموں کے امتیاز کو ختم کرتا ہے۔

(۴) حج اسلامی مساوات کا عظیم مظاہرہ ہے اور عملی رنگ میں اس خلق کو ٹریننگ دینا مقصود ہے۔ امیر و فقیر، مزدور اور مالک ایک ہی لباس میں احرام باندھ کر زندگی گزارتے ہیں یہ اس کا اعلان عام ہے کہ اسلام طبقاتی تقسیم کا مخالف ہے اور اس کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اس سے مقصد غرور کو ختم کرنا ہے اور وہ لوگ جن کے اندر فرعونیت ہوتی ہے اس کو سبق دیتا ہے کہ اس مساوات میں کوئی تصنع اور تکلف نہیں ہے جس معاشرہ میں غرور، تکبر اور فرعونیت جنم لیتی ہے وہاں جرائم بڑھتے ہیں، ظلم ہوتا ہے۔ عدل و انصاف مفقود ہو جاتا ہے۔ غریبوں کے حقوق غصب کر لئے جاتے ہیں۔ مساوات کی روح اخلاق فاضلہ کے لئے محرک ہے اور اس سے قوم میں اعتماد کی روح پیدا ہوتی ہے اور قوم میں خوشگوار حالات پیدا ہوتے ہیں اور طبقاتی نفرت و کشمکش ختم ہو جاتی ہے۔

(۵) حج کا ایک مقصد سادہ زندگی بسر کرنا ہے۔ ہر حاجی اپنے میقات میں احرام باندھ لیتا ہے جو ان سلی دو چادروں کا نام ہے اس احرام کی تکوین میں نمایاں انکساری اور عاجزی ہے سادہ زندگی بسر کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے حضور جس قوم میں زر پرستی اور تعیش آ جاتا ہے وہاں تعلق باللہ اور عبادت کی روح مفقود ہو جاتی ہے۔ معاشرہ میں شیطانی عادات بڑھ جاتی ہیں اور نفسی پریشانیوں کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ سادگی، قناعت اور کفایت شعاری قوم کے لئے طاقت کا باعث ہوتی ہیں اور سادگی ایک ایسا خزانہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا اس کے بالمقابل اسراف سے نہ صرف مال کا ضیاع ہوتا ہے بلکہ اس سے اخلاقی اقدار کو خطرناک دھکا لگتا ہے۔

(۶) حج میں اخلاقی معیار کو بلند کرنا مقصود ہے اور ایسی آیہ کرتا ہے کہ ایک مومن کا ہر قدم اخلاقی لحاظ سے ترقی پر ہو

حج کے احکام و آداب میں سے ایک حکم یہ ہے:-

"لَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ
وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ"

کہ حج میں نہ جنسی خواہشات اور نہ ہی فسق اور باہمی تنازعات ہوتے ہیں "رفث" سے مراد عفت اور عصمت کا قیام ہے جنسی جرائم و خواہشات پر قدغن ہے اور معاشرہ کو ان تمام امور سے پاکیزہ رکھتا ہے۔

"ولا فسوق" سے مراد اپنے عہد و پیمان کی پابندی ہے جملہ احکام و آداب حج اور اس کی شرائط کی نگہداشت ہے "ولا جدال" سے باہمی معاملات میں تنازعات اور مخاصمت کی روح کو ختم کرنا ہے۔ تنازعات سے کئی فتنے پیدا ہوتے ہیں اور باہمی تعلقات مفلوج ہو کر قوم کی داخلی طاقت کو ختم کر دیتے ہیں اور قوم کا رعب و دبدبہ ملیامیٹ ہو جاتا ہے قرآنی ارشاد ہے:-

"لَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا
وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ"

تنازعات سے قوم میں بزدلی اور کمزوری پیدا ہوتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اخلاق کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

"بعثت لاتمم
مکارم الاخلاق"

کہ میری بعثت کی غرض ہی اخلاق کی جملہ خوبیوں کی تکمیل ہے۔

قوم کی ترقی کا معیار، اخلاق صالحہ ہیں اور جس قوم میں اخلاقی انحطاط پیدا ہو جاتا ہے وہاں وہ قوم نکبت و ادبار کا شکار ہو جاتی ہے اور وہ قعر مذلت میں گر جاتی ہے۔ مشہور مصری شاعر شوقی اخلاق کی اہمیت یوں بیان کرتا ہے ؎

"انما الامم الاخلاق ان صلحت
صلحوا وان فسدت اخلاقهم فسدوا"

اقوام کی ترقی اخلاق سے ہوا کرتی ہے اگر قوم کے اخلاق اچھے ہوں تو اس قوم کے افراد بھی اچھے ہوں گے لیکن اگر ان کے اخلاق فاسد ہو جائیں تو قوم کے افراد بھی بگڑ جاتے ہیں۔

حج کرتے وقت ایک غیر معمولی انقلاب انسان کے نفس میں آ جاتا ہے اور اس کا ہر قدم نیکیوں کی طرف اٹھتا چلا جاتا ہے اس کے لئے نیا آسمان اور نئی زمین پیدا ہو جاتی ہے اس کی شخصیت میں، عادات میں، گفتار، کردار۔ الغرض زندگی کے ہر مرحلہ میں نئی زندگی عود کر آتی ہے۔ انفرادی لحاظ سے ہر حاجی عاشقانہ اور والہانہ جذبہ سے سرشار ہو جاتا ہے اور یہ امتزاج اور تجدد اس کے اندر نمایاں تبدیلی پیدا کرنے کا باعث ہوتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے حج کے جملہ احکام کی بجا آوری سے پابندی کی اور کسی قسم کی اخلاقی کمزوری اس سے سرزد نہیں ہوئی اور اس نے کسی قسم کی بدعہدی نہیں کی:-

"رجع کیوم ولدته
امه"

ایسا حاجی ایسی حالت میں اپنے گھر کو لوٹے گا جیسا کہ اس دن اس کی والدہ نے اس کو جنا ہو یعنی وہ پاکیزہ اور معصوم ہو جاتا ہے۔

Lady Evelyne اپنی کتاب "Pilgrimage to Mecca" میں تحریر کرتی ہیں:-

"حج کے اثرات اور نتائج میں مبالغہ کی گنجائش نہیں چار دانگ عالم سے آنے والے لوگوں کے اس زبردست اجتماع میں جو اس مبارک موقع اور مقدس مقام پر منعقد ہوتا ہے شامل ہونے والوں کا خشوع و خضوع کے ساتھ اللہ کی تکبیر و تحمید کرنے کے یہ معنے ہیں کہ انسان کے دل و دماغ پر اسلامی اصول و مقاصد و غایات کا مفہوم پورے طور پر نقش ہو جاتے اور اسے سب سے زیادہ روح پرور عمل میں شامل ہونے کا فخر حاصل ہو جو انسان کو شاذ و نادر ہی نصیب ہوتا ہے۔ مولد اسلام کی یاد میں اس زمین پر چلنا جسے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طویل دور ابتلا اور مصائب کی یاد نے متبرک بنا دیا ہے"

(۷) حج اپنے آداب و شرائط میں یہ سبق دیتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول اور قومی ترقی کے لئے قربانی ضروری ہے اس کے بغیر اعمال کا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا اور قربانی کے بغیر کوئی عمل مقبول نہیں ہوتا جس طرح حج میں قربانی کرنی پڑتی ہے اور اس کے بغیر حج کامل نہیں ہوتا، جانور کی قربانی دینے کا مقصد نفس امارہ کی سرکشی اور تمرد کو ذبح کرنا ہے تاکہ نفس مطمئنہ حاصل ہو اور ایثار کی خوبی حاصل ہو جس قوم سے قربانی کی روح مفقود ہو جاتی ہے وہ قوم ذلیل ہو جاتی ہے۔ قربانی سے ہی قوم کی زندگی ہے اور دوسروں سے امتیاز حاصل کرتا ہے

(۸) حج عالم اسلامی کا وہ عظیم اجتماع ہے جو جماعت اسلامیہ کو ہر سال اس امر کی تلقین کرتا ہے کہ اسلامی نظام سے وابستگی میں ہی مسلمانان عالم کی حیات جاودانی ہے اور امت کے جملہ مسائل کا حل صرف قرآن مجید میں ہے۔ اور قرآنی ہدایت کی روشنی میں تمام تاریکیوں کو دور کیا جائے فرزندان اسلام کے اقتصادی، سیاسی، عسکری، تمدنی، اخلاقی اور اجتماعی مشکلات کا حل اسوۂ رسول ؐ میں ہے قرآنی آیت لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ اس امر کی طرف واضح اشارہ کر رہی ہے گویا مشاورتی نظام اور اس کے متعلقہ امور کا مرکز حج ہے اس ذریعہ سے اسلامی معاشرہ سے وابستگی کا سبق دینا مقصود ہے، ایک مسلمان علاقہ اور حکومت دوسری اسلامی حکومت سے متعارف ہو جاتی ہے۔

(۹) حج حلال کی جائز کمائی کی ترغیب دیتا ہے کیونکہ حج کے جملہ اخراجات حلال اور جائز کمائی سے پورے کرنے ضروری ہیں اور کسب حلال سے معاشرہ میں نیک اثرات کی اشاعت ہوتی ہے اور عدل و انصاف کا خلق پاکیزہ نتائج پیدا کرتا ہے اور یہ ایک ایسا عظیم خلق ہے جس سے قوم کے افراد میں اطمینان اور اعتماد کی فضا پیدا ہوتی ہے اور اس کے ثمرات نہایت ہی خوشکن ہوتے ہیں۔

(۱۰) فریضہ حج کے جملہ احکام و مناسک تعلق باللہ کا سبق دیتے ہیں۔ ہر لحظہ وہاں خدا کو یاد کیا جاتا ہے۔ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے وقت تلبیہ کے یہ الفاظ ایک عجیب سماں پیدا کر رہے ہوتے ہیں:-

"لبیک اللهم لبیک
لبیک لا شریک لک
لبیک ان الحمد والنعمة
لک والملک لا شریک
لک"

صفا اور مروہ کو شعائر اللہ کہا گیا ہے:-

"اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ
مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ"

شعائر اللہ کی عظمت تزکیہ نفس کے لئے ضروری ہے اس سے انسان کو غیر معمولی اطمینان اور سرور ہوتا ہے۔

حضرت ابراہیم، حضرت اسمٰعیل اور حضرت ہاجرہ علیہم السلام کی یاد میں (باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ ۱۹۷۸ء کی مختصر روداد

(قسط نمبر ۵)

پانچواں اجلاس محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم محترم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر قائد تربیت نے کی اور محترم حکیم نذیر احمد صاحب قریشی ربوہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم اردو کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد محترم مولانا محمد صادق صاحب سماٹری سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا نے سورہ نور کی آیت ۵۶ (آیت استخلاف) کا مختصر درس دیا۔ آپ نے فرمایا اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ جو لوگ خدا کے نزدیک حقیقی مومن ہوں گے اور ان کے اعمال بھی صالح ہوں گے اللہ تعالیٰ ان میں خود خلفاء مقرر کرے گا اور انہیں امت مسلمہ کی راہنمائی کے لئے ذمہ وار ٹھہرائے گا۔ خدا تعالیٰ ان خلفاء کے ذریعہ دین کو تمکنت بخشے گا اور مسلمان اس قدر غلبہ حاصل کر لیں گے کہ کوئی ان پر حملہ کرنے کی جرأت نہ کر سکے گا۔ وہ خدا سے تعلق رکھیں گے اور اسی پر بھروسہ کریں گے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ان جانشینوں کو خلفاء راشدین المہدیین کہہ کر پکارا ہے۔ نیز آپ کے ارشادات سے معلوم ہوتا ہے کہ خلافت راشدہ دو نمایاں دوروں اور وقتوں میں تقسیم ہوگی۔

آپ نے فرمایا۔ گو خلفاء کا انتخاب افراد امت کے ذریعہ ہوتا ہے لیکن احادیث نبویہ اور خلفاء کرام رضوان اللہ علیہم کے اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ خلیفہ اللہ تعالیٰ بناتا ہے اور اسے کوئی معزول نہیں کر سکتا۔ دراصل جو کام خدا کے حکم کے ماتحت کیا جائے اور اس کام کو کرنے والے مومن مخلص ہوں اور ان کا مقصد محض رضاء الٰہی کی جستجو ہو تو اللہ تعالیٰ اس کام کو اپنی طرف منسوب کرتا ہے خصوصاً جبکہ اس میں اس کی تائید اور نصرت کا نمایاں دخل ہو۔

آپ نے فرمایا خلیفہ کا وجود خدا تعالیٰ کی خاص رحمت اور بڑی برکت ہوتا ہے۔ اس کے ذریعہ سے اختلاف مٹ جاتے ہیں اور اتحاد قائم ہوتا ہے۔ اس کی آواز پر تمام جماعت خلوص نیت اور صدق دل سے لبیک کہتی ہے اور بڑی سے بڑی مہم آسانی سے سر ہو جاتی ہے۔ کسی مشکل کا سامنا ہو تو وہ راہنمائی کرتا ہے۔ وہ مستجاب الدعوات ہوتا ہے اور جماعت کے لئے دن رات دعائیں کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کے ذریعہ جماعت کو خارق عادت ترقی بخشتا ہے۔

خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ہم نے خلافت کے دور ثانی کو پایا۔ مسیح موعود پر ہم ایمان لائے اور آپ کے خلیفہ کے ہاتھ پر ہم نے بیعت کی۔ خدا کرے کہ ہم اپنے امام کی صدق نیت اور خلوص دل سے فرمانبرداری کریں۔ اس کے ہر اشارہ پر جان و دل قربان کرنے کے لئے تیار ہوں۔ ہمیں اعلیٰ درجہ کا تقویٰ نصیب ہو اور ہم خدا تعالیٰ کی نظر میں صادق ٹھہریں۔

درس القرآن کے بعد مکرم مولوی نور الحق صاحب انور سابق مبلغ افریقہ و امریکہ اور مکرم چوہدری مختار احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے علی الترتیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو جلیل القدر صحابہ اور اسلام کے پہلے دو خلفاء حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضوان اللہ علیہما کی سیرت بیان کی۔

(اس موقع پر صدارت کے فرائض مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب فیصل آباد نے سنبھالے)

پھر محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت احمدیہ ضلع فیصل آباد اور محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع سرگودھا نے علی الترتیب حضرت خلیفۃ المسیح اول اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہما کی سیرت پر تقاریر کیں۔

(باقی)

دعائے مغفرت

میرے ماموں زاد بھائی محمد منیر احمد صاحب ولد محمد حیات صاحب سکنہ چاہ شیخواہ ضلع ملتان ۲۸ر اکتوبر ۱۹۷۸ء کو اچانک بیمار ہو گئے نشتر ہسپتال ملتان میں داخل کروایا لیکن کوئی افاقہ نہ ہوا۔ اور ۲ر نومبر ۱۹۷۸ء بوقت صبح ۹ بجے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عمر ۲۴ سال تھی۔ بی۔ اے بی ایڈ کرنے کے بعد ایک پرائیویٹ جگہ پر ملازمت کر رہے تھے اور پرائیویٹ ایم اے کی تیاری کر رہے تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

(سلیم احمد ولد گلزار احمد سکنہ چاہ شیخواہ ضلع ملتان حال محلہ دارالنصر شرقی ربوہ)

فریضۂ حج کی فلاسفی — بقیہ صفحہ ۴

اس سے وابستہ ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء راشدینؓ، صحابہ کرامؓ نے صفا اور مروہ پر سعی کی۔ اس وقت زبان پر لبیک لبیک کے الفاظ ہوتے ہیں۔ یہ تلبیہ اور نداء توحید کے عقیدہ کا اظہار ہے انکساری کا اعتراف ہے اور دل کی آرزو ہے، بار بار تکرار سے مقصد اس کی اہمیت اور تعظیم سے والہانہ اور عاشقانہ جذبہ کا اظہار ہے۔

الغرض فریضۂ حج امت اسلامیہ کے لئے سراسر برکت اور عظیم فوائد کو لئے ہوتے ہے۔ جو باہمی اتحاد اور اجتماعیت کا سبق دے رہا ہے۔ مسلمانان عالم کی مشکلات کا حل فریضۂ حج کے مبارک مقاصد میں ہے اور ہم سب کی فلاح و بہبود کا گہرا رابطہ اس فریضہ میں ہے۔

مکتوبہ اور تطوع نمازیں کونسی ہیں؟ نماز کے فرائض اور واجبات کیا ہیں؟

تسلیم کہ آپ جانتے ہیں

کیا آپ دعائے قنوت جانتے ہیں؟ کیا آپ کو دعا بین السجدتین کا علم ہے؟

یقیناً علم ہوگا!

لیکن آپ اسے کس طرح مستند قرار دے سکتے ہیں؟

یقین کیجئے

عمر پیام نے محنت شاقہ سے مستند حوالوں سے "مکمل نماز مترجم" مرتب کی ہے جس میں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ پر معلومات فراہم کی ہیں۔ ان سے متعلقہ مسائل کا بوضاحت ذکر کیا ہے۔ ایسی کتاب جس سے مبتدی اور عالم استفادہ کر سکیں۔ جس سے آپ ہر مسئلہ کا حل تلاش کر سکیں۔

اور مکمل نماز مترجم کو

جید علماء کرام نے اپنا قیمتی وقت صرف کر کے اسے بہتر سے بہتر بنانے میں حصہ لیا ہے۔ مولانا محمد صادق صاحب سماٹری، مولانا بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر اور مولانا ملک غلام نبی صاحب سابق مبلغ افریقہ ان موتیوں کو سلیقہ اور حسن ذوق بخشتا ہے۔ اسے آپ کے ذوق کی صحیح ترجمان، آپ کے علم کا نکھار، آپ کی ضرورتوں کی صحیح علمبردار اور آپ کے شوق کی تکمیل کے لئے ایک "دُرِ منثور" کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔

ملنے کا پتہ

مکتبۂ عرفان۔ گولبازار ربوہ (پاکستان)

طاقت اور قدرت کا سرچشمہ

بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جس نے انسانوں کیلئے کل کائنات کو مسخر کر دیا اور اپنے بندوں کو ایسے ایسے علوم سے بہرہ ور کیا جس کی افادیت کو دیکھ کر عقل انسانی دنگ رہ جاتی ہے۔ آپ اس حقیقت سے واقف ہیں کہ یونانی طب ہزارہا سال سے مخلوق خدا کی کامیاب خدمت سرانجام دے رہی ہے۔ یونانی علاج قدرتی جڑی بوٹیوں کے ذریعہ کیا جاتا ہے اسلئے عین قدرتی اور ہمارے مزاج کے مطابق ہے۔ ہمیں فخر ہے کہ ہمارے دواخانہ دارالامان ربوہ میں کہنہ امراض کا علاج حضور استاذی الحکمت شاہی طبیب حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے خاص مجربات کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ آپ اپنی بیماری کی تفصیل تحریر فرما کر ان صدری مجربات سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

فہرست مفت طلب کریں۔ (نوٹ۔ جواب کے لئے ۲۰ پیسے کا ٹکٹ ارسال فرمادیں)

۱۔ زدجام خاص قیمت مکمل کورس ۶۰/- روپے
۲۔ ہاضمین فی شیشی ۴ اونس ۱۰/- روپے
۳۔ حبوب دمہ مکمل کورس ۳۰/- روپے
۴۔ حب بواسیر خونی و بادی مکمل کورس ۳۰/- روپے
۵۔ سرمہ سفید نورانی فی شیشی ۳ ماشہ ۳/- ۶ ماشہ ۵/-
۶۔ دافع اٹھرا مکمل کورس ۳۰/- روپے
۷۔ جاگنے بلٹ سینکڑہ ۲۰/- روپے
۸۔ بے بیز ٹانک سیرپ فی شیشی ۵/- روپے

المعالج۔ فاضل الطب حکیم حسن احمد فاروقی رجسٹرڈ طبیب درجہ اول

دواخانہ دارالامان اقصیٰ روڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان سالِ نَو اور عہدیدارانِ جماعت کے فرائض

۲۰ اکتوبر ۱۹۷۸ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریکِ جدید کے پینتالیسویں سال کا اعلان فرمایا جس کے معاً بعد مخلصینِ جماعت نے جماعتی اور انفرادی ہر دو سطح پر مسابقت کی رُوح کے ساتھ اپنے محبوب امام کے حضور مالی قربانیوں کے وعدے پیش کرنا شروع کر دئے تاہم ابھی جماعت کا بیشتر حصہ یاددہانی کا محتاج معلوم ہوتا ہے سو ان کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ایک ارشاد درج ذیل کیا جاتا ہے۔ فرمایا:۔

"ہر شخص کے پاس جماعت کے سیکرٹری اور صدر صاحبان پہنچیں اور دیکھیں کہ کوئی شخص اِس تحریک میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے۔ یا کون شخص ایسا ہے جس نے اپنی حیثیت کے مطابق حصہ نہیں لیا۔"

امید ہے ہر جماعت میں فہرستہائے وعدہ جات زیرِ ترتیب ہوں گی۔ براہِ کرم حضور رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے پیشِ نظر یہ اہتمام فرمایا جائے کہ

اوّل ہر شخص (مرد و زن بچہ بوڑھا) شامل ہو۔

دوم ہر شخص اپنی حیثیت کے مطابق حصہ لے۔

حیثیت سے کم چندہ دینا کسی مخلص احمدی کو زیب نہیں دیتا۔ یاد رہے کہ پندرہ لاکھ روپیہ کا ٹارگٹ آپ نے ہی انشاء اللہ حاصل کرنا ہے۔ ع نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

اسنادِ خوشنودی ناظمینِ اعلیٰ / اضلاع مجالس انصار اللہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ کے موقع پر درج ذیل ناظمین اعلیٰ / اضلاع کو اعلیٰ کارکردگی برائے سال ۱۹۷۸ء پر سنداتِ خوشنودی اپنے دستِ مبارک سے تقسیم فرمائیں:۔

۱۔ مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب	ناظم اعلیٰ صوبہ سندھ		اوّل
۱۔ مکرم چوہدری احمد دین خان صاحب	ناظم ضلع	فیصل آباد	اوّل
۲۔ " نعیم احمد خان صاحب	ناظم ضلع	کراچی	اوّل
۳۔ " ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی	"	لاہور	دوم
۴۔ " سید رفیق احمد شاہ صاحب	"	گجرات	سوم

اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور آئندہ بھی ان کو زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے آمین ﴿

(سیکرٹری مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

نتیجہ سالانہ مقابلہ مضمون نویسی

امسال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام سالانہ مقابلہ مضمون نویسی ہوا۔ عنوان "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر (ہجرتِ مدینہ تک)" مقرر تھا۔ الفاظ آٹھ ہزار سے دس ہزار تک تھے۔ اِس مقابلہ میں منصفین کے فیصلہ کے مطابق

اوّل۔ محمود مجیب اصغر صاحب انجنیئر لاہور

دوم۔ عبدالکریم قدسی صاحب رچنا ٹاؤن شاہدرہ

اور سوم۔ فضل احمد صاحب ربوہ قرار پائے ہیں۔ اور بالترتیب مبلغ -/۲۰۰، -/۳۰۰ اور -/۱۰۰ روپیہ نقد انعامات کے مستحق ٹھہرے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک فرمائے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

بڑا ہی عظیم مضمون بیان کیا گیا ہے۔

آخر میں حضور نے فرمایا احباب کو ان آیات پر خود بھی غور و تدبّر کرنا چاہیئے اگر وہ سوچیں گے تو وہ بھی اسی نتیجہ پر پہنچیں گے صحیح ہے اور جو اس ہدایت کے مطابق ہوگا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم لے کر مبعوث ہوئے۔

اپنی ایمانداری پر مُہر لگانے والے مومن

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نظامِ وصیّت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:۔

"اور ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پا کر بلا توقف اِس فکر میں پڑتے ہیں کہ دسواں حصہ جائیداد کا خدا کی راہ میں دیں بلکہ اس سے بھی زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں۔ وہ اپنی ایمان داری پر مُہر لگا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ

کیا لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ میں اسی قدر پر راضی ہو جاؤں کہ وہ کہہ دیں کہ ہم ایمان لائے اور ابھی ان کا امتحان نہ کیا جائے اور یہ امتحان تو کچھ بھی چیز نہیں صحابہ رضی اللہ عنہم کا امتحان جانوں کے مطالبہ پر کیا گیا اور انہوں نے اپنے سر خدا کی راہ میں دے دیئے۔ پھر ایسا گمان کہ کیوں یوں ہی عام اجازت ہر ایک کو نہ دی جائے کہ وہ اس قبرستان میں دفن کیا جائے کس قدر دُور از حقیقت ہے اگر یہی روا ہو تو خدا تعالیٰ نے ہر ایک زمانہ میں امتحان کی کیوں بنیاد ڈالی۔ وہ ہر ایک زمانہ میں یہ چاہتا رہا ہے کہ خبیث اور طیّب میں فرق کر کے دکھلا دے اس لئے اب بھی اس نے ایسا ہی کیا۔" (رسالہ الوصیت)

(صدر مجلس کارپرداز)

اعلانِ نکاح و تقریبِ رخصتانہ

میرے بیٹے عزیزم جاوید اقبال منیجر حبیب بنک کا نکاح ہمراہ عزیزہ سلمٰی بنت مکرم رشید احمد خان صاحب، مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ مقیم لاہور نے مبلغ ۱۰ ہزار روپے حق مہر پر ۱۲ اکتوبر ۱۹۷۸ء کو پڑھا اور اسی دن تقریبِ رخصتانہ عمل میں آئی احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(حاجی محمود الٰہی سینئر ڈپٹی کنٹرولر حبیب بنک۔ لاہور)

کوٹھی، مکان، پلاٹ۔ زرعی زمین کی خرید و فروخت کے لئے آپ کا مخلص مستعد معاون ادارہ
فضل عمر کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز
نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

دواخانہ خدمتِ خلق سالہا سال سے قادیان پھر اس کے بعد ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی زیرِ سرپرستی بڑی کامیابی کے ساتھ کام کرتا رہا ہے اور اب بھی اُسی طرح کام کر رہا ہے۔ آرڈر دے کر مستفیض ہوں۔
منیجر دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ

حکیم نظام جان صاحب مرحوم کے مشہور مجرّبات
سنہ ۱۹۱۱ء سے شہرۂ آفاق
حبِ اٹھرا مکمل کورس پچیس روپے
نرینہ اولاد گولیاں " تیس روپے
زوجامِ عشق (ایک ماہ کیلئے) تیس روپے
حکیم عبدالحمید
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ نمبر ۱۹۰
فون نمبر گوجرانوالہ ۴۴۳۸۲۷ ربوہ فون ۶۳۸

اعلانِ تعطیل

۱۲-۱۳ نومبر (اتوار۔ پیر) کو حسبِ سابق دفتر الفضل میں عید الاضحیٰ کی وجہ سے تعطیل رہے گی اور پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

(منیجر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴